میں تبدیل کرنے کی تیاریاں عروج پر ہیں اور دینی مدارس، شعائر اسلام اور اسلامی تشخص کو ملیامیٹ کرنے کی کوششیں جاری ہیں لیکن زنہارہم یہ بات آج ان لوگوں پر واضح کردینا چاہتے ہیں کہ یہ ملک علماء اور شمع دین پر مرمٹنے والوں نے آگ اور خون کے دریا کو عبور کرکے حاصل کیا ہے. یہ ملک انشاء اللہ اسلامی انقلاب کا گہوارہ بنے گا اور صحیح معنوں میں اسلام کا قلعہ ثابت ہوگا.

ہزار برق گرے لاکھ آندھیاں اٹھیں
وہ پھول کھل کے رہیں گے جو کھلنے والے ہیں

اور ظلم و جبر لادینیت و ضلالت اور گمراہی کی یہ شب دیجور بہت جلد ختم ہوجائے گی.

اے صبح میرے دیس میں تو آکے رہے گی
روکیں گے تجھے شب کے طرفدار کہاں تک

فوجی افسران کی گرفتاری اور ان پر نام نہاد مقدمہ بغاوت

ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ اس ملک میں ان لوگوں پر بغاوت، شر و فساد اور اسلامی انقلاب کا نام نہاد مقدمہ درج کیا گیا ہے، جو دن رات اس ملک کی سرحدات کے تحفظ میں مصروف رہتے ہیں. ان پر صرف اس لئے یہ نام نہاد اور شرمناک مقدمہ دائر کیا گیا کہ بقول حکمرانوں کے یہ غازیان وطن جن کے سینوں میں اسلام اور شریعت مطہرہ کی تڑپ ہے اور جن کے دل و دماغ پر جہاد اور اللہ کی راہ میں شہادت کے ولولے موجزن ہیں اس ملک میں اسلامی انقلاب برپا کرنا چاہتے تھے اور اس کا عملی اجراء انکا مقصد تھا تو کیا واقعی ان فوجی افسران کا جرم حقیقی جرم تھا اور قابل گردن زدنی تھا؟ قوم کے ہیروز اور اسلام کے سپوتوں کو کس جرات فاسقانہ سے اس حکومت نے پابند سلاسل کیا ہے اور اب ان پر فوجی عدالت اور بند کمرے میں مقدمہ بغاوت چلایا جارہا ہے جو کہ سراسر ناانصافی ہے. چنانچہ اس ظلم کے خلاف جناب ایڈیٹر الحق سنیٹر مولانا سمیع الحق صاحب نے سینٹ میں بھی حسب روایت اس مسئلے پر بھرپور آواز اٹھائی اور مطالبہ کیا کہ ان افسروں پر فوجی عدالت کے بجائے کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے تاکہ عوام اور دنیا کو اس گورکھ دھندہ کی صحیح صورتحال اور اصلی حقیقت معلوم ہو.

ترکی میں اسلام پسند قوتوں کی برتری

پچھلے دنوں ترکی میں عام انتخابات کا انعقاد ہوا اور جسکے نتیجے میں رفاہ پارٹی جوکہ ترکی جیسے سیکولر ملک میں اسلامی انقلاب کی داعی جماعت ہے، نے اکثریتی پارٹی کی حیثیت وہاں پر حاصل کی اور اس کے سربراہ جناب نجم الدین اربکان ہیں اور اس پارٹی نے ۲۱٫۳۲ فیصد ووٹ حاصل کئے جوکہ وہاں کے تمام جماعتوں سے زیادہ ہیں یہ کامیابی انتہائی حوصلہ افزا، حیرت انگیز اور موجودہ حالات کے تناظر میں ایک بہت بڑی تبدیلی سمجھی جاتی ہے اور اسلامی ریاستوں میں دینی ذہن کی حامل جماعتوں کے لئے یہ بات بڑی خوشی اور انبساط کی ہے کہ ایک ایسے ملک جس میں ۷۰ سال سے کمال اتاترک کا مسلط کردہ سیکولر ازم رائج ہے، جسکے لئے انہوں خلافت عثمانیہ کا خاتمہ کیا تھا.